غزل

از جناب الم مظفر نگری

یہ نہ کہئے سعیِ پیہم کا کوئی حاصل نہیں
کیا مسافر کے لئے صبحِ سحر منزل نہیں

لذتِ ہمدردیٔ انساں اسے حاصل نہیں
آشنائے غمِ جہاں میں جس کسی کا دل نہیں

اے شناورِ غفلتِ یک لمحہ سے بھی ہوشیار
دامنِ ہر موجِ طوفاں دامنِ ساحل نہیں

ہے سبق آموز ہر نظارۂ بزمِ جہاں
اک حقیقت ہے فریبِ جلوۂ باطل نہیں

خرمنِ گل سے تمھارا واسطہ ہے بجلیو!
آشیاں پر حملہ زن ہونے سے کچھ حاصل نہیں

سرحدِ فانوس سے پروانہ اور آگے بڑھے
گرم رفتارِ وفائے غم ہے یہ منزل نہیں

عقل کی نیرنگیوں سے کھیل لینے دو اسے
ذہن آوارہ شناسائے مزاجِ دل نہیں

اے الم تائیدِ عزمِ نوجواں سے وقت پر
غالب آ جانا ہر اک مشکل پہ کچھ مشکل نہیں

غزل

(از جناب اشفاق علی خاں ایڈوکیٹ شاہجہانپوری)

کر گیا بیباک میرے دل کو زنداں اور بھی
ہو گیا رنگِ جنوں میرا نمایاں اور بھی

علم و حکمت، عزم و ہمت، شعر و نغمہ، ذوق شوق
ہیں ابھی میری حدیثِ دل کے عنواں اور بھی

تو نے دیکھی ہے فقط میرے تموّج کی نمود
میرے قلزم میں نہاں لاکھوں ہیں طوفاں اور بھی

پھر ابھی ہوتا ہے تازہ قصۂ طورِ کلیم
ایک تجلی اے نگاہِ برق ساماں اور بھی

جس کی ارزانی کبھی آئی نہ پاسِ حق کے کام
اُس لہو کو فطرۃً ہونا ہے ارزاں اور بھی

رکھ لیا میں نے ہی کچھ تیری خدائی کا بھرم
ورنہ میرے سامنے آئے تھے یزداں اور بھی

ہے مرے شعرِ غزل کا اور ہی کچھ آب و رنگ
یوں تو ہیں اشفاق محفل میں غزل خواں اور بھی